سانحۂ ارتحال

مولانا ابوبکر غازی پوریؒ

مولانا شفیق احمد بستوی

اس دنیائے آب وگل میں جو بھی آیا وہ جانے کے لئے ہی آیا ہے، یہ دنیا درحقیقت مسافر خانہ ہے جس میں ہر شخص کا قیام عارضی ہوتا ہے، کوئی بھی مستقل طور پر یہاں قیام پذیر نہ رہا ہے اور نہ رہے گا، اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:﴿وماجعلنا لبشر من قبلك الخلد ط افان مت فهم الخالدون كل نفس ذائقة الموت ونبلوكم بالشر والخير فتنة والينا ترجعون۝﴾(الانبیاء : آیت نمبر ۳۴-۳۵)

"اے نبی! ہم نے آپ سے پہلے کسی بھی انسان کے لئے دائمی زندگی نہیں رکھی، تو کیا اگر آپ کو موت آجائے تو یہ لوگ کیا ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے؟ (ہرگز نہیں) ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ہم تو تمہیں بھلائی و برائی کے مختلف احوال سے گزار کر اچھی طرح آزماتے ہیں اور پھر تم سب کو ہماری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔"

اس عارضی حیات کو مسافر خانے میں گزارنے والوں میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنی آخری منزل کی طرف کوچ کر جاتے ہیں، مگر اس مسافر خانے میں رہ جانے والے اور پھر بعد میں بھی آنے والے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان کوچ کر جانے والوں کو تو نہیں دیکھا ہوتا ہے، مگر ان کے کارناموں اور خصوصی صفات کے سبب تادیر یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوبکر غازی پوریؒ ایسے ہی خصوصی امتیازات کے حامل شخص تھے، جو اس مسافر خانۂ ہستی میں عارضی قیام کے بعد اپنی دائمی قیام گاہ کی طرف کوچ کر گئے۔

مولانا ابوبکر غازی پوریؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، علمی و قلمی مشاغل اور قابل تحسین کارناموں کی زینت سے مزین زندگی گزار کر گئے، آپؒ صاف گوئی، جرأت و بے باکی، خوش مزاجی و خوش اخلاقی اور خورد نوازی کی عمدہ صفات کے

مالک تھے، جب بھی موقع آیا تو نامناسب باتوں پر اپنوں کو بھی تنقید سے بالاتر نہیں سمجھا۔

سطور ذیل میں مولانا غازی پوری مرحوم کا ایک سوانحی خاکہ پیش کیا جارہا ہے، جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت غازی پوری مرحوم نے 65 سالہ زندگی میں مقتضائے وقت کو نصب العین بنا کر کیسا فعال اور قابل اتباع کردار انجام دیا ہے۔

مولانا غازی پوریؒ اس موسم و ماحول میں پیدا ہوئے، جہاں آزادیٔ وطن کے ساتھ ساتھ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم و استقلال کی گرما گرمی بپا تھی، فکر و مزاج میں انقلاب زندہ باد کا رجحان عام تھا، دو قومی نظریئے کی تحریکی ہلچل پورے برصغیر میں محسوس کی جارہی تھی، ایک طرف لوگ انگریزوں کے تسلط سے خلاصی و آزادی کی بہاریں دیکھ رہے تھے، تو دوسری طرف اسلامی مملکت کے قیام کا سودا سر میں سمائے ہوئے مسلمان تن من دھن کی بازی لگارہے تھے، ایسے ماحول کا ایک نومولود کی طبیعت پر جو فطری رنگ و اثر نمایاں ہونا چاہئے، وہ مولانا غازی پوری مرحوم کی طبیعت پر پورے طور پر نمایاں ہوا، یعنی کہ مولانا مرحوم 1947ء میں پیدا ہوئے۔

مولاناؒ نے مکتب کی تعلیم اپنے آبائی شہر ''غازی پور'' کے محلہ ''سیدواڑہ'' کے ایک مکتب میں حاصل کی، جہاں مولاناؒ کا گھر تھا، جب تحفیظ القرآن کا مرحلہ آیا تو اپنے ہی شہر غازی پور کے مدرسہ دینیہ میں داخلہ لے کر قرآن کریم کی تحفیظ کا شرف حاصل کیا، علوم دینیہ کی دہلیز پر قدم رکھنے کا موقع آیا تو اپنے شہر سے نکل کر دینی علوم اور علمائے کرام کا مرکز شمار کئے جانے والے شہر ''مئوناتھ بھنجن'' کا عزم کیا اور وہاں درس نظامی کی تعلیم کا آغاز کرنے کے لئے جامعہ دارالعلوم ''مئو'' میں داخل ہوئے اور پھر کچھ عرصہ وہیں کے ایک اور معروف ادارہ جامعہ مفتاح العلوم ''مئو'' میں جاکر علمی تشنگی بجھانے کا موقع حاصل کیا، مولانا نے دوران تعلیم شہر ''مبارک پور'' کا بھی قصد کیا اور وہاں جامعہ احیاء العلوم کی علمی فضاؤں میں کچھ عرصہ گزارا اور علمی و تربیتی پروان چڑھنے کا عمدہ زمانہ گزارا۔ درس نظامی کی تعلیم کی تکمیل کا وقت جب قریب آیا تو آپ کا شوق علم و تعلم کشاں کشاں آپ کو دارالعلوم دیوبند کی فضاؤں میں لے آیا، آپ نے دارالعلوم دیوبند میں اپنی تعلیم کا انتہائی مرحلہ بڑی خوش اسلوبی سے طے کیا اور ۱۳۸۶ھ میں دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی اور پھر مادر علمی دارالعلوم دیوبند ہی میں عربی ادب کی اختصاصی تعلیم کے لئے مزید ایک سال کا عرصہ گزارا اور شیخ الادب حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانویؒ کے زیر نگرانی تخصص فی الادب العربی کا نصاب پوری دلچسپی سے پڑھا اور عربی انشاء و ادب کا ذوق اور عمدہ صلاحیت یہیں سے آپ کی امتیازی صفات کا حصہ بنی اور ۱۳۸۷ھ میں تخصص فی الادب سے فراغت حاصل کی اور اس تخصص فی الادب کو دارالعلوم دیوبند میں تکمیل ادب عربی کا نام دیا جاتا ہے، مولانا ابوبکر غازی پوریؒ نے اپنا تعلیمی سفر کل بیس سال کی قلیل عمر میں مکمل کیا اور پھر عملی زندگی میں قدم رکھا۔

آپ نے تدریسی مشغولیت میں تقریباً اکتیس سال کا عرصہ گزارا، اس دوران ہندوستان کی تین معروف درسگاہوں

میں تدریسی خدمات انجام دیں اور تشنگان علم دین کو سیرابی پہنچائی، مولانا نے سب سے پہلے بیت العلوم مالیگاؤں صوبہ مہاراشٹر میں تدریس کا فریضہ انجام دیا، ایک عرصہ گزار کر اپنے آبائی علاقہ سے قریب شہر بنارس کی معروف تعلیم گاہ جامعہ مظہر العلوم میں تشریف لے گئے اور وہاں تدریسی خدمات انجام دیں اور کچھ مدت گزار کر جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل صوبہ گجرات میں آپ کا تقرر ہوا، یہ ادارہ ہندوستان کی نامی گرامی درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے، جہاں ایک زمانہ میں حضرت محدث عصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ بھی علم حدیث شریف کی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔

مولانا غازی پوریؒ نے 1997ء تک تدریسی مشغولیت سے خود کو وابستہ رکھا، پھر تصنیفی و تالیفی مشغولیات کے تقاضوں کے پیش نظر مستقل طور پر اپنے گھر پر ہی قیام کو محدود کرلیا اور پوری توجہ تصنیف و تالیف کے کام پر مرکوز فرمالی، چنانچہ مولانا نے اس عرصہ میں دو درجن سے زائد عربی و اردو میں کتابیں تالیف فرمائیں، رد غیر مقلدیت آپ کا نمایاں قلمی میدان رہا ہے، جس میں آپؒ نے کئی بے مثال ولاجواب کارنامے انجام دیئے ہیں، غیر مقلدیت کے رد میں عربی میں چھ کتابیں آپؒ نے تالیف فرمائیں جبکہ اردو میں دس کتابیں تحریر فرمائیں، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ غیر مقلدیت کے موضوع کو مولانا نے کتنی اہمیت دی ہوئی تھی کہ آپ کی تالیفات کی تعداد میں سے اکثر اسی موضوع پر ہیں۔
ضمناً یہ بات عرض کرتا چلوں کہ عصر حاضر میں غیر مقلدیت ایک تحریک اور مشن کی صورت میں اٹھنے والا ایسا فتنہ ہے جس نے دینی اقدار و اطوار کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو سنت و حدیث کے نام پر عملی طور پر اکابر اسلاف کی نسبتوں سے کاٹ رہا ہے اور سلف صالحین سے انہیں باغی و متنفر کر رہا ہے، حالانکہ حقیقت میں غیر مقلدیت سنت و حدیث کے پردے میں ھویٰ پرستی، انانیت اور خود رائی کا بدترین مجموعہ ہے۔

حضرت مولانا ابوبکر غازی پوریؒ نے جو اہم ترین تالیفات اپنے علمی ورثہ میں چھوڑی ہیں، ان میں (۱) وقفة مع اللامذهبية في شبه القارة الهنديه، جس کا خوبصورت اردو ترجمہ جناب ''مولانا ابن الحسن عباسی مدظلہ'' مدیر ماہنامہ وفاق المدارس کے ادب ریز قلم سے ہو کر شائع ہو چکا ہے، جو پاکستان میں ''کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ'' کے نام سے طبع ہوا ہے۔ (۲) هل الشيخ ابن تيميه من اهل السنة والجماعة ؟ (۳) صور تنطق (۴) مسائل غیر مقلدین (۵) آئینہ غیر مقلدیت (۶) ارمغان حق ۲/جلدیں (۷) حدیث کے بارے میں غیر مقلدین کا معیار رد و قبول (۸) صلوٰۃ الرسول پر ایک نظر (۹) صحابۂ کرام کے بارے میں غیر مقلدین کا نقطۂ نظر (۱۰) محدثین عظام اور ان کے کارنامے۔

علاوہ ازیں مولانا مرحوم اردو عربی صحافت سے بھی گہرا تعلق رکھتے تھے، چنانچہ عربی زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ ''صوت الاسلام'' کے نام سے نکالتے تھے اور اردو میں دو ماہی رسالہ ''زمزم'' بھی نکالتے تھے، الغرض مولانا غازی پوریؒ ایک بھرپور علمی و عملی زندگی گزار کر گئے ہیں، آپ کی علمی و قلمی خدمات کے سبب آپ کو مدتوں فراموش نہیں کیا جاسکتا، بلکہ لوگ آپ کو تادیر یاد کرتے رہیں گے۔

جان کر منجملۂ خاصانِ میخانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

آپ کی تحریریں بے لاگ اور دوٹوک ہوتی تھیں، امید قوی ہے کہ دنیائے فانی سے جانے کے باوجود بھی علمی حلقوں میں اپنی تحریروں کی وجہ سے ایک طویل مدت زندہ جاوید رہیں گے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

یلوح الخط فی القرطاس دھراً
وکاتبہ رمیم فی التراب

مولانا ابوبکر غازی پوریؒ کی ذاتی خصوصیات میں صاف گوئی، جرأت و بے باکی، خوش اخلاقی، خوردنوازی بہت نمایاں صفات تھی، اپنوں میں بھی اگر کوئی نامناسب بات سنتے یا دیکھتے تو اس پر تنقید سے گریز نہ کرتے تھے۔

حضرت مولانا ابوبکر غازی پوریؒ نے جن اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا ہے، ان میں چند قابل ذکر نام یہ ہیں۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا فخر الحسن صاحب، حضرت مولانا فخر الدین احمد مرادآبادیؒ، حضرت علامہ محمد حسن بہاریؒ، حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ، حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیریؒ، حضرت مولانا معراج الحق صدیقیؒ، حضرت مولانا محمد حسنؒ وغیرہم۔

بہر حال حضرت مولانا غازی پوریؒ ابنائے دارالعلوم دیوبند کی فضاؤں میں ایک بااعتماد اور پُرکشش صدائے علم وآگہی تھے اور آسمان علم وہنر کے تابندہ ستارہ تھے اور بہت ساری علمی وعملی خوبیوں کا پیکر تھے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی باقیات صالحات سے امت مسلمہ کو کماحقہ مستفید فرمائے۔ آمین ثم آمین

خدا بخشے بڑی ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

☆......☆......☆

تجوید کی مشہور و معروف کتاب جمال القرآن کے تمام مضامین کو نئی تدریس کی ترتیب کے ساتھ احسن القرآن کے نام کے ساتھ تحریر کیا گیا۔ تجوید وقرات کے طلبہ کیلئے بہترین تحفہ
ہدیہ -/100 روپے

عثمانی قاعدہ
ناظرہ اور حفظ کے طلبہ کیلئے تجوید وقرات کے قواعد کے مطابق قرآن مقدس سیکھنے کیلئے بہترین رہنما۔ ہر تختی مختصر ہدایات سے مزین
ہدیہ -/50 روپے

لاجواب دعائیں
قرآن وسنت سے ماخذ مختصر دعاؤں کا ایک بہترین گلدستہ مصائب ومشکلات سے محفوظ رہنے کیلئے لازوال تحفہ
ہدیہ -/25 روپے

ترتیب: قاری مشتاق الرحمٰن عثمانی براولاکوٹ آزاد کشمیر

ادارہ عثمانی اسلامک انٹرنیشنل ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد 0312-8201166